ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۶ ☆ شمارہ ۳۴ ☆ ۳۱/جنوری تا ۶/فروری ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۷/جمادی الاخریٰ تا ۴/رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

کلام اللہ جل جلالہ

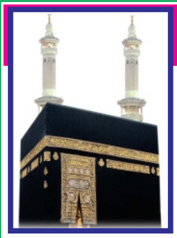

وہ تمہارے کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہ ہوگی، ان پر جمادی گئی خواری جہاں ہوں امان نہ پائیں مگر اللہ کی ڈور اور آدمیوں کی ڈور سے اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے اور ان پر جمادی گئی محتاجی یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے، یہ اس لئے کہ نافرمانبردار اور سرکش تھے، (آل عمران ۱۱۱-۱۱۲)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت محمد بن حنفیہ شہزادۂ امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں، فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا ابوبکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر۔
(صحیح بخاری کتاب الفضائیل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

اندور میں حضرت معین میاں اور الحاج سعید نوری کا شاندار استقبال

تحفظ ناموس رسالت ہمارا نصب العین ہے۔ سید معین میاں

علم حدیث کو عام کرنا ہم سب کی ذمے داری ہے۔ الحاج سعید نوری

اندور: ۲۴/جنوری ۲۰۲۲ء دارالعلوم نوری اندور کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس وجشن ختم بخاری شریف نہایت ہی شاندار طریقے سے منعقد کیا گیا جس میں شہزادہ غوث اعظم حضور معین المشائخ حضرت علامہ مولانا سید معین الدین اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمعۃ العلماء ومحافظ ناموس رسالت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب بانی وسربراہ رضا اکیڈمی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اس موقع پر اندور کی سرکردہ تنظیموں اور مذہبی اداروں کے معزز شخصیات نے اپنے ان معزز مہمانوں کا شاندار استقبال کیا ختم بخاری شریف کی بابرکت محفل میں موقر علمائے اہلسنت والجماعت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ حضور معین میاں نے فارغین کو اپنی دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب امت مسلمہ کیلئے بہت بڑا سرمایہ ہیں جدید طور پر آپ نے جو علم دین کے ساتھ دنیوی علوم سیکھا ہے اس کے لئے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے سید معین میاں نے فرمایا ہم آپ سے پُرخلوص گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیشہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے عملی میدان میں کھڑے رہیں کیوں کہ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج دارالعلوم نوریہ اندور نے محافظین ناموس رسالت کی بہت بڑی ٹیم قوم وملت کے حوالے کیا جو لائق صد افتخار ہے۔ وہیں پر نوری میاں نے نعت رسول پاک سے محفل کو پرکیف بنایا اسی بیچ مبلغ تحریک درود وسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عباس رضوی ترجمان رضا اکیڈمی نے اپنا پرمغز بیان پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم بہت ہی خوش ہیں کہ اندور کی سرزمین پر جشن ختم بخاری شریف کے ساتھ ساتھ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس حضور معین میاں کی سرپرستی اور قائد ملت الحاج محمد سعید نوری کی صدارت، صوفی عیسیٰ نوری کی قیادت اور علمائے ذوی الاحترام کی موجودگی میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ مولانا عباس رضوی نے کہا کہ آج ہم آپ کے درمیان پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بل کی حمایت وتائید لینے آئے ہوئے ہیں اس پر سبھی شرکاء نے اپنی حمایت وتائید پیش کی اور ہر طرف سے یہی آواز آرہی تھی کہ ہم سب آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ واضح رہے کہ اندور کے مذہبی ادارے طویل عرصے سے قوم وملت کو علماء فضلاء قراء حفاظ، مفسرین، محدثین، مصنفین، مورخین مبلغین، مفکرین دیتے آرہے ہیں جس کی منہ بولتی تصویر ستانوے علماء فضلاء فارغین کی تعداد ہے۔ آج کے جلسۂ دستار فضیلت کے حسین موقع پر ادارہ شرعیہ مہاراشٹر کے چیف قاضی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف قادری صاحب نے ختم بخاری شریف کراتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کا طرز زندگی اگر قرآن وحدیث کے مطابق ہو جائے تو وہ دونوں جہان میں کامیاب وکامران اور سرخرو ہو جائیں گے، مفتی صاحب نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آخری حدیث کے متعلق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان کیلئے آسان ہیں اور میزان پر بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پیارے ہیں آپ نے مزید فرمایا کہ او کلمات کو کسی بھی مجلس کے اخیر میں پڑھ لیا جائے تو مجلس کا کفارہ ہو جائے گا ان دو کلمات کو آپ نے پڑھ کے بتایا وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ مفتی صاحب کے مدلل بیان کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد ظفر ازہری نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت امام بخاری قدس سرہ کی حدیث کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امام بخاری قدس سرہ نے حدیث پاک جمع کرنے کیلئے جو اہتمام کیا ہے وہ تاریخ کے صفحات پر اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اس موقع رضا اکیڈمی کے سیکرٹری محمد عارف رضوی کے علاوہ مفتی نورالحق، مفتی عبدالعظیم، ڈاکٹر سید محمد عشرت علی، مفتی محمد شکیل، مولانا سید شاکر علی، مولانا نیاز القادری، مولانا محبوب علی رضوی، مولانا سید اختیار علی قادری کے ساتھ سینکڑوں علماء فضلاء دانشوران قوم موجود تھے۔

”کلب ہاؤس ایپ“ پر رضا اکیڈمی سخت برہم

مسلم خواتین کی تضحیک ناقابل برداشت، الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۱۹/جنوری رضا اکیڈمی کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری کا ایک مکتوب جناب عرفان شیخ رکن رضا اکیڈمی نے مسلم خواتین پر فحش اور نازیبا تبصروں کو لے کر لاء اینڈ آرڈر کے جوائن کمشنر جناب وشواس ناگرے پاٹل کو دی اور اس متنازع ”کلب ہاؤس ایپ“ کو فوراً ڈیلیٹ کرنے کا مطالبہ کیا۔ مکتوب میں یہ بھی لکھا کہ ایسے مذہبی جذبات اور مسلم خواتین کی تضحیک پر مشتمل ایپ بنانے والے لوگوں پر آئی پی سی کے سیکشن 153(A)153(B) 295(A),,120500(B). آئی آئی ٹی ایکٹ ۲۰۰۰ر کے تحت مقدمات درج کرنے کا مطالبہ کیا نوری صاحب نے مذکورہ بالا ایپ پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس ”کلب ہاؤس ایپ“ میں منصوبہ بند، مجرمانہ سازش کے تحت خاص طور پر مسلم خواتین کے خلاف فحش تبصرہ کر کے نشانہ بنایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس ایپ میں اس عنوان کے تحت ”مسلم لڑکیاں ہندو لڑکیوں سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں“، پر قابل اعتراض، کلب ہاؤس آڈیو چیٹ، اور گفتگو میں، مختلف شرکاء کو واضح طور پر مسلم خواتین کے بارے میں فحش اور توہین آمیز تبصرے کرتے ہوئے سنا جاتا ہے۔ یہ ”ایپ“ مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے، مسلمانوں کو اکسانے، باہم مذہبی گروہوں کے درمیان دشمنی پیدا کرنے، اسلام کو بدنام کرنے کی ایک منصوبہ بند سازش ہے اور اسے وائرل کرنے کے مقصد سے سوشل میڈیا پر لاکھوں آن لائن صارفین کے ساتھ اس کی تشہیر کی جاتی ہے۔ ملزمین نے اس ”ایپ“ کو بنا کر امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے کے مقصد سے یہ سازش کی ہے۔ براہ کرم سائبر اسپیس سے مذکورہ ’ایپ‘ کو ڈیلیٹ کرنے کے لیے فوری اور مناسب کارروائی شروع کرنے کا سخت نوٹس لیں اور F.I.R رجسٹر کر کے سخت قانونی کارروائی کریں۔ مذکورہ بالا دفعات کے مطابق ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ رضا اکیڈمی کے جنرل سیکریٹری الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ اسلام اور بانی اسلام نے خواتین کو باعزت زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کیا ہے آج جب کہ ہر طرف فحاشی غارت گری، عورتوں کے بدتمیزی بڑھتی جارہی ہے اس دور میں ایسے ایپ کا جاری کرنا سماج میں برائی پھیلانے عورتوں کی عزت نیلام کرنے کے مترادف ہے۔ نوری صاحب نے کہا کہ حکومت ہند بالخصوص حکومت مہاراشٹرا اس طرف خصوصی توجہ کرے اس لئے کہ شرپسند عناصر اس سے قبل پیغمبر دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، بزرگان دین، اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنا کر ملک میں نفرت کا ماحول پیدا کرنا چاہتے تھے اور اب مسلم خواتین کی بے حرمتی اور ان کی بے عزتی کر کے ایک بار پھر یہ نفرت کے سوداگر وطن عزیز کے خوشگوار ماحول کو نفرت میں تبدیل کر کے تشدد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ رضا اکیڈمی مطالبہ کرتی ہے ایسے شرپسند عناصر اور مذہبی جنونی کو گرفتار کر کے سخت سزائیں دی جائیں۔

”پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بل“ مسلمانوں کی پہلی ترجیح: حضرت سید معین میاں صاحب

اس بل کو قانونی شکل دلانے کے لئے وطن کے ہر فرد بشر تک جائیں گے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۲۲/جنوری آل انڈیا سنی جمعۃ العلماء کے صدر حضرت سید معین میاں صاحب، رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب، ”تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس“ اندور، مدھیہ پردیش، میں شرکت کے لئے روانہ ہونے سے پہلے اخباری بیان جاری کرتے ہوئے ”تحفظ ناموس رسالت بورڈ“ کے مرکزی صدر سید معین میاں صاحب نے کہا کہ اس وقت دیش میں مسلمانوں کی پہلی ترجیح ”پیغمبر محمد بل“ ہے اس لئے کہ ناموس رسالت، سے بڑا مسئلہ ہمارے لئے اور کوئی ہے ہی نہیں اس بل کو پاس کرنے کے لئے ہم نے اپنی ریاست کے وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے صاحب سے مہاراشٹرا کی اسمبلی میں پاس کرنے کی اپیل کی ہے ”تحفظ ناموس رسالت کانفرنس“ میں شرکت کرنے کے لئے اندور جارہے ہیں ہم مدھیہ پردیش کے چیف منسٹر جناب شیوراج چوہان سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ بھی اپنی ریاست میں اس بل کو پاس کریں تا کہ ملک سے نفرت کے زہریلے عفریت کا خاتمہ ہو، رضا اکیڈمی کے بانی محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ ”پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بل“ کو قانونی شکل دلانے کے لئے ملک کے ہر فرد کی حمایت حاصل کرنے کی جدوجہد جاری ہے اسی مقصد کے تحت اندور کے ”تحفظِ ناموسِ رسالت کانفرنس“، میں شرکت کرنے جا رہے ہیں اندور کے علماء ومشائخ اور ارباب علم ودانش سے تحفظِ ناموسِ رسالت کے حوالے سے مشاورت ہوگی کانفرنس میں شریک علماء وائمہ کی حمایت وتائید حاصل کی جائے گی نوری صاحب نے کہا کہ وطن عزیز میں شرپسند عناصر نے مذہبی تشدد برپا کر رکھا ہے ایسے میں اس قانون کی بہت سخت ضرورت ہے تا کہ ملک شر وفساد سے محفوظ رہے اور کسی کو مذہبی نفرت پھیلانے کی جرات نہ ہو واضح رہے کہ تحفظ ناموس رسالت بورڈ کے جنرل سکریٹری محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری پچھلے ایک سال سے تحفظ ناموس رسالت کے خاطر پورے ملک کا دورہ کر رہے ہیں اس سلسلے میں مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، اتر پردیش، دہلی کے اہم شہروں کا دورہ کر چکے ہیں مسلمانوں سے ملاقات کے دوران ”پیغمبر محمد بل“ کو لے کر لوگ کافی جذباتی نظر آئے اور اپنی تائید وحمایت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ بل پاس ہو جاتا ہے تو کسی کو ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کرنے کا موقع نہیں مل پائے گا اور نہ ہی کوئی کسی مذہبی رہنما کو نشانہ بنا پائے گا نوری صاحب نے کہا اسی لئے ہماری یہ جدوجہد جاری ہے اگر ہندوستان کے مسلمانوں اور امن پسند شہریوں کی ایسے ہی تائید وحمایت ملتی رہی تو انشاء اللہ یہ بل بہت جلد پاس ہو جائے گا اور اظہار آزادی رائے کے حوالے سے کسی کو کسی بھی دھرم یا مذہب کو نشانہ بنانا یا کسی بھی دھارمک یا مذہبی رہنما کی شان میں گستاخی کرنے کی جرات نہ ہو سکے گی۔ نوری صاحب نے کہا کہ ہم نے اس بل میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ ایسے شرپسند عناصر کو غیر ضمانتی اور کم سے کم دس سال کی قید بامشقت کی سزا ہونی چاہیے۔ تا کہ نفرت پھیلانے والوں کے دلوں میں قانون کا خوف پیدا ہوا اور وہ ملک کے خوشگوار فضا کو خراب نہ کر سکیں۔ مبلغ تحریک درود وسلام مولانا محمد عباس رضوی ترجمان رضا اکیڈمی نے کہا کہ اندور کی مرکزی درس گاہ دارالعلوم نوری کے جلسہ دستار فضیلت وتحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں حضرت علامہ ومولانا مفتی احمد یار خاں نوری ازہری ناظم اعلیٰ دارالعلوم نوری کی دعوت پر بروز اتوار شب میں ”تحفظ ناموس رسالت کانفرنس“ اندور میں شرکت کے بعد بروز پیر دن میں وہاں کے وکلاء، دانشوروں، علماء وائمہ اور مشائخین عظام کی ”پیغمبر محمد بل“ پر ایک خصوصی نشست ہوگی ریاست مدھیہ پردیش میں اس بل پر کس طرح کام ہو باہم تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس وفد میں ممبئی سے حضرت عیسیٰ بابا نوری (ماہم)، مفتی محمد اشرف رضا قادری (قاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی)، احمد رضا نوری میاں اور رضا اکیڈمی کے سیکریٹری محمد عارف رضوی شریک ہیں۔

☆☆☆☆☆

خدمت خلق کے ساتھ غریب مسلمانوں کی اعانت اہم فریضہ

”تاج الشریعہ کلینک دیانہ“ کی افتتاحی بزم میں علمائے کرام کا اظہار خیال

مالیگاؤں: امدادی طرز پر طبی خدمات فراہم کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ ہمارے یہاں بہترین ہاسپٹل اور بہترین ڈاکٹرز کی ٹیم ہونی چاہیے جو خدمت خلق کے ساتھ غریب مسلمانوں کی اعانت کریں۔ نوری مشن نے آج اِس دوسرے ”تاج الشریعہ کلینک“ کا امدادی طرز پر قیام عمل میں لایا جو لائق ستائش ہے۔ اس سے قبل بھی حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے گولڈن نگر پاور ہاؤس کے پاس ایک شفاخانہ جاری کیا گیا، جو کامیابی کے ساتھ طبی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس طرح کا اظہارِ خیال حضرت مولانا عبیداللہ خان مصباحی نے تاج الشریعہ امدادی کلینک (نور نگر دیانہ) کی افتتاحی بزم میں فرمایا۔ ۲۳/جنوری ۲۰۲۲ء اتوار کی شام نوری مشن و اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کی جانب سے ”تاج الشریعہ“ سے منسوب کلینک کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہاں دعائیہ کلمات حضرت مولانا مدثر حسین ازہری (پرنسپل: جامعہ حنفیہ سنیہ) نے ادا کیے اور فرمایا کہ: مخلوق خدا کی خدمت بہترین عمل اور مقبول فریضہ ہے۔ اللہ ورسول کی رضا وخوشنودی کے لیے فوز وفلاح کے کام انجام دینا نوری مشن کا مقصد ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا ازہری نے نوری مشن کے اراکین کو فلاحی کاموں پر مبارکباد پیش کی۔ غلام مصطفیٰ رضوی نے اغراض ومقاصد بیان کیے۔ افتتاحی بزم کا آغاز حافظ رفیق برکاتی کی تلاوت سے ہوا۔ نعت پاک کا نذرانہ محمد ہاشم رضا نے پیش کیا، ”مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں“ کے پاکیزہ نغمے سے فضا مشکبار ہوگئی۔ یہاں پر ائمہ کرام وحفاظِ کرام بھی جلوہ بار تھے، جن میں حافظ جعفر رضوی، حافظ صدام حسین اشرفی، حافظ محمد جاوید اشرفی، حافظ محمد شہزاد رضوی، حافظ حامد رضا، حافظ ناظم اشرفی، حافظ محمد اویس رضا کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ جب کہ شکیل انجینئر، عزیز الرحمان سر، ڈاکٹر عاطف خان، عبدالسلام انجینئر، شریف بھائی (حسان میڈیکل)، وسیم کاملی، لئیق احمد پلمبر، سلیم بھائی، عبدالحمید سمیت بیسیوں معززین موجود تھے۔ بزم سجانے میں فرید رضوی، معین پٹھان، شہزاد برکاتی، شاداب رضوی، عدنان رضا، یاسین رضوی، آصف رضوی سمیت درجنوں احباب نے حصہ لیا۔ سلام ودُعا پر محفل اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر دُعائیہ وِرد پر مشتمل اسٹیکر تقسیم کیا گیا۔ جب کہ اسی دن شام میں او پی ڈی شروع کر دی گئی۔ بچوں اور خواتین کے لیے جاری اس شفاخانہ سے پہلے دن معائنہ ودوا فری فراہم کی گئی۔ تقریباً دوسو افراد نے استفادہ کیا۔ جب کہ روزانہ امدادی طرز پر خدمت جاری رہے گی۔

☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

گناہوں پر آسانی؟

ابو جان ایک قصہ سنایا کرتے تھے کہ۔۔کسی قبرستان میں ایک شخص نے رات کے وقت نعش کیساتھ زنا کیا۔ بادشاہ وقت ایک نیک صفت شخص تھا اسکے خواب میں ایک سفید پوش آدمی آیا اور اسے کہا کہ فلاں مقام پر فلاں شخص اس گناہ کا مرتکب ہوا ہے، اور اسے حکم دیا کہ اس زانی کو فوراً بادشاہی دربار میں لاکر اسے مشیر خاص کے عہدے پر مقرر کیا جائے۔ بادشاہ نے وجہ جاننی چاہی تو فوراً خواب ٹوٹ گیا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ بہر حال سپاہی روانہ ہوئے اور جائے وقوعہ ہر پہنچے، وہ شخص وہیں موجود تھا۔ سپاہیوں کو دیکھ کر وہ بوکھلا گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اسکی موت کا وقت آن پہنچا ہے۔ اسے بادشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا۔ بادشاہ نے اسے اسکا گناہ سنایا اور کہا۔ آج سے تم میرے مشیر خاص ہو، دوسری رات بادشاہ کو پھر خواب آیا۔ تو بادشاہ نے فوراً اس سفید پوش سے اس کی وجہ پوچھی کہ ایک زانی کیساتھ ایسا کیوں کرنے کو کہا آپ نے؟؟ سفید پوش نے کہا۔۔اللہ کو اسکا گناہ سخت ناپسند آیا ہے، چونکہ اسکی موت کا وقت ابھی نہیں آیا ہے اسی لیے تم سے کہا گیا ہے کہ اسے اپنا مشیر بنالو، تا کہ وہ عیش میں پڑ جائے اور کبھی اپنے گناہ پر نادم ہو کر معافی نہ مانگ سکے۔ کیوں کہ اسکی سزا تو آخرت میں طے کر دی گئی ہے۔ مرتے دم تک وہ عیش میں غرق رہے گا، اور بلکہ خوش بھی ہوگا کہ جس گناہ پر اسے سزا دی جانی چاہیے تھی اس گناہ پر اسے اعلیٰ عہدہ مل گیا۔ اللہ کو اسے گمراہی میں رکھنا مقصد تھا۔ ابو اٹھے میرے سر پہ ہاتھ رکھا اور کہا بیٹا۔ جب گناہوں پر آسانی ملنے لگے تو سمجھ لینا آخرت خراب ہوگئی۔ اور توبہ کے دروازے بند کر دیے گئے تم پر۔ میں سن کر حیران رہ گیا۔ اپنے گریباں میں اور آس پاس نگاہ دوڑائی۔ کیا آج ایسا نہیں ہے؟؟؟ ہمیں بار بار گناہوں کا موقع ملتا ہے اور کتنی آسانی سے ملتا ہے اور کوئی پکڑ بھی نہیں ہوتی ہے ہماری۔ ہم خوش ہیں۔ عیش میں ہیں۔ سچ کا راستہ ہمیشہ دشوار ہوتا ہے اس میں بے شمار تکلیفیں ہونگی، آزمائشیں، مصیبتیں سب ہونگی مگر گناہ کا راستہ ہمیشہ ہموار ہوگا۔۔ اللہ ہم سبھوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جھوٹ مت بولو اور غصہ نہ کرو

ایک شہزادہ اپنے اُستادِ مُحترم سے سبق پڑھ رہا تھا.. اُستادِ مُحترم نے اُسے دو جُملے پڑھائے.. ا جُھوٹ مت بُولو.. ۲ غُصّہ نہ کرو.. کُچھ دیر کے وقفے کے بعد شہزادے کو سبق سُنانے کو کہا گیا تو شہزادے نے جواب دیا کہ ابھی سبق یاد نہیں ہو سکا..

دُوسرے دن شہزادے کو اُستادِ مُحترم نے سبق سنانے کو کہا.. شہزادے نے پھر عرض کیا کہ ابھی سبق یاد نہیں ہو سکا..

تیسرے دن چُھٹی تھی.. اُستاد نے کہا کہ کل چُھٹی ہے لٰہذا کل لازمی سبق یاد کر لینا.. بعد میں میں کوئی بہانہ نہیں سُنوں گا. چُھٹی کے بعد اگلے دن بھی شاگردِ خاص سبق سُنانے میں ناکام رہا.. اُستادِ مُحترم یہ خیال کیے بغیر کہ شاگرد ایک شہزادہ ہے طیش میں آکر ایک تھپڑ رسید کر دیا کہ یہ بھی کوئی بات ہے کہ اتنے دنُوں سے دو جُملے یاد نہیں ہو رہے ہیں.

تھپڑ کھا کر ایک دفعہ تو شہزادہ گُم سُم ہو گیا.. پھر بُولا کہ اُستادِ مُحترم! سبق یاد ہو گیا.. اُستاد کو بہت تعجب ہوا کہ پہلے تو سبق یاد نہیں ہو رہا تھا اُور تھپڑ کھاتے ہی فوری سبق یاد ہو گیا.. شہزادہ عرض کرنے لگا کہ اُستادِ مُحترم! آپ نے مجھے دو باتیں پڑھائی تھیں.. ا جُھوٹ نہ بُولو.. ۲ غُصّہ نہ کرو.. جُھوٹ بُولنے سے تو میں نے اسی دن توبہ کر لی تھی لیکن غُصّہ نہ کرو یہ مُشکل کام تھا.. بہت کوشش کرتا تھا کہ غُصّہ نہ آئے لیکن غُصّہ آجاتا تھا.. اب جب تک میں غُصّے پر قابُو پانا نہیں سیکھ جاتا تو کیسے کہہ دیتا کہ سبق یاد ہو گیا..؟؟؟

آج جب آپ نے تھپڑ مارا اُور یہ تھپڑ بھی میری زندگی کا پہلا تھپڑ ہے اسی وقت میں نے اپنے دل و دماغ میں غُور کیا کہ غُصّہ آیا کہ نہیں..؟؟؟ غُور کرنے پر مُجھے محسُوس ہوا کہ غُصّہ نہیں آیا.. آج میں آپ کا بتایا ہوا دُوسرا سبق کہ "غُصّہ نہ کرو" بلکل سیکھ لیا ہے.

آج اللہ کے فضل سے مجھے مُکمل سبق یاد ہو گیا ہے......!!!! درسِ حیات!!! اے عزیز ہمیں بھی چاہیے کہ جو قُولِ زریں ہم لکھتے پڑھتے اُور سُنتے رہتے ہیں ان پر عمل کریں.. عمل ہی سے انسان کی اصلاح ہوتی ہے اور عمل ہی سے زندگی بنتی ہے!! عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

بقیہ: پیغام تعزیت بر شہادت۔۔۔

اللہ عزوجلّ قاری صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کی کفالت کے غیب سے اسباب فراہم کرے، فرزند اور اُن کے برادر مولانا محمد طارق نجمی کو ان کا سچا جانشین بنائے۔ آمین۔

تجوید و قراءت سے غفلت کے اس دور میں واقعی قاری ریاض الدین اشرفی کی شخصیت بڑی اہم تھی۔ آپ کے کارنامے اور تجوید و قراءت کے میدان میں آپ کی مساعی جمیلہ ہماری نوجوان نسل کے لیے بڑی عبرت آموز ہیں۔ ہمارے دینی مدارس کو بھی چاہیے کہ اس خاص فن میں طلبہ کی صحیح تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دیں، کہ یہ دین کی اہم ضرورت بھی ہے اور حضرت قاری صاحب مرحوم کو بہترین ایصال ثواب بھی۔

عرض گزار و سوگوار: محمد عبد المبین نعمانی قادری

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان جس کی رگوں میں ذرا سی حرارت ایمانی ہے وہ اپنے پیغمبر جان ایمان فخر موجودات مختار کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادنیٰ توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ جان و مال کی قربانی دے سکتا ہے لیکن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی انگشت نمائی کرے یہ گوارہ نہیں کر سکتا ہے اور ایک بندۂ مومن کی یہ شان ہے۔

کہ جان مانگو تو جان دیں گے
مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا کہ
نبی کا جاہ و جلال دیں گے

مسلمانوں کے پاس جو سب سے بڑا سرمایہ ہے وہ ہے محبت نبی، یہ وہ دولت ہے جس کی بنا پر مسلمانوں کا وجود قائم ہے۔ اگر یہی نہ رہے تو مسلمان زندہ لاش کی مانند ہے۔ معاندین اسلام اوائل ہی سے اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں کے وجود کو صفحہ دہر سے مٹانے کے لیے کوشاں رہے، اور آج بھی ہیں اعدائے دین جب بھی مسلمانوں کے خاتمے کا عزم مصمم کرتے ہیں تو پہلے ان کا جائزہ لیتے ہیں کہ ان پر حملہ کریں کیسے؟ تو یہ بات مخالفین بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمان اپنے پیارے نبی علیہ السلام سے بے پناہ محبت کرتا ہے، دنیا کی تمام اشیا پر نبی کی محبت کو ترجیح دیتا ہے اس لیے وہ سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کسی عام شخص سے گستاخی کراتے ہیں اور مسلمانوں کا ردعمل دیکھتے ہیں اگر مسلمانوں نے شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں اگر مسلمان اسے ایک معمولی معاملہ سمجھ کر صرف نظر کر دیتا ہے تو وہ پھر کسی خاص شخص سے گستاخی کراتے ہیں اب اگر مسلمانوں کی جانب سے علم احتجاج بلند کیا جاتا ہے تو اس کی سرزنش کر کے یہ کہتے ہوئے اپنا دامن چھڑا لیتے ہیں کہ یہ تو فرد واحد کی بات ہے، اس سے ہمارا کوئی سروکار نہیں۔ اور اگر مسلمانوں نے اس دفعہ بھی گستاخی کو صرف نظر کیا تو دشمنان اسلام اب منظم ہو کر بڑے پیمانے پر گستاخیاں کرتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ آور ہو جاتے ہیں کیوں کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد صرف حب رسول کی بنا پر باقی ہے، جو قوم اپنے رہبر و رہنما کی گستاخی پر خاموش رہے وہ اپنے ایمانی بھائی کی حفاظت و صیانت کا تصور بھی کیسے کر سکتی ہے؟ یہ معاملہ کسی ایک ملک کا نہیں بلکہ پوری دنیا کے مخالفین اسلام کا ہے۔

دور حاضر میں مسلمانوں کی جو بدحالی اور خستہ حالی ہے اس کی وجہ صرف اور صرف محبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کمی، اتباع رسول علیہ السلام سے دوری اور فرمان رسول سے کنارہ کشی ہے۔ حالاں کہ بہت سارے لوگ مسلمانوں کی تباہی و بربادی، پستی و تنزلی کے مختلف اسباب بتاتے ہیں لیکن حقیقی سبب اور اصل وجہ محبت رسول میں کمی ہے فقط۔ تاریخ کے اوراق مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے جتنے میدان فتح کیئے وہ سب پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت میں ورنہ نہ تو مسلمانوں کے پاس کثرت افراد کی قوت تھی، نہ کثرت ہتھیا اور نہ ہی دوسرے جنگی مال و اسباب باوجودیکہ مخالفین ہر محاذ پر اپنی کثرت تعداد مع ساز و سامان کے مسلمانوں کے سامنے بے بس و لاچار رہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف ان کا ایمان کامل اور محبت و اطاعت رسول کی دولت بے بہا تھی، جو آج بھی مسلمان حاصل کر لے اور اس کی رگوں میں صحیح معنوں میں حب رسول کا خون دوڑنے لگے تو وہ ہر میدان سر کرتا نظر آئے گا۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
گر ہو خامی اسی میں تو سب کچھ نامکمل ہے

ادھر چند سالوں سے دیکھا جا رہا ہے کہ گستاخی کرنے والوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتے جا رہا ہے، کل تک بند کمرے میں جو بات کہتے ہوئے ڈرتے تھے اب وہ اتنے جری ہو گئے ہیں کہ علی الاعلان گستاخی کر کے ہمارے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں اور یہ گستاخی ہمارے ملک ہندوستان میں کچھ زیادہ ہی ہو رہی ہے جس کی وجہ ہماری خاموشی ہے فقط۔

یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ پہلے جب بھی کوئی ملعون گستاخی کرتا تھا خواہ ہندوستان کا ہو یا کسی دوسرے ملک کا بہر حال ہندوستان کے مسلمان فوری کارروائی کرتے ہوئے علم احتجاج بلند کرتے تھے بالخصوص ممبئی کے مسلمان سراپا احتجاج بن کر ان ملعونوں کی مخالفت کرتے، ان کو سزا دلانے کے لیے تحریکیں چلاتے۔ یہ بات پوری دنیا جانتی تھی کہ کوئی بولے یا نہ بولے لیکن ہندوستان بالخصوص ممبئی کے مسلمان ضرور احتجاج کریں گے۔ مگر گزشتہ چند سالوں سے ہندوستانی مسلمانوں پر بھی جمود طاری ہو گیا تھا، کسی قسم کی گستاخی ہوتی تھی تو کسی تحریک کے چند افراد ایک چھوٹے سے بند کمرے میں بیٹھ کر بیان دے کر ذرائع ابلاغ کے حوالے کر دیتے اور سمجھتے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبک دوش ہو گئے، زمینی سطح پر کوئی کام نہیں ہوتا تھا اس لیے گستاخی کرنے والے جری اور بے باک ہوتے چلے گئے۔۔۔ مگر یہ جمود بالآخر ٹوٹا اور ایک بار پھر جب ملک میں مسلمانوں کے خلاف مہم چلائی گئی، مقدس قرآن کے خلاف بکواس کیا گیا، مسجد و مدرسہ پر حملہ کیا گیا تو سب سے پہلے ممبئی سے ہی آواز اٹھی، شریعت مخالف قانون پاس کرانے کی بات ہوئی یا مسلمانوں کی شہریت منسوخ کرنے کی بات ہوئی ہر موڑ پر مسلمانان ممبئی نے صدائے حق بلند کرنے کی روایت قدیمہ کو جاری کرتے ہوئے علم احتجاج بلند کیا، آل نبی اولاد علی معین العلماء حضرت علامہ سید معین الدین اشرف ’’معین میاں‘‘ (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ) اور اسیر حضور مفتی اعظم قائد اہل سنت حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب (بانی و سرپرست رضا اکیڈمی ممبئی) اور ان کے رفقائے کار مجاہد سنیت مولانا محمد عباس رضوی (ترجمان رضا اکیڈمی ممبئی) اور فخر اہل سنت حضرت مولانا ظفر الدین رضوی صاحب (صدر رضا اکیڈمی، بھانڈوپ ملنڈ ممبئی) میدان عمل میں قدم رنجہ ہیں اور تحفظ ناموس رسالت کی خاطر صرف ممبئی یا مہاراشٹرا کے علاقوں ہی میں نہیں بلکہ پورے ملک کا دورہ کر کے تحفظ ناموس رسالت کو آئینی حیثیت دلانے کے لیے کوشاں نظر آ رہے ہیں، سراپا عاشق رسول بن کر یہ پوری جماعت تحفظ ناموس رسالت بل پاس کرانے کے لیے جگہ جگہ احتجاج بھی کرتی ہے اور صوبائی و مرکزی حکومت پر دباؤ بھی بناتی ہے کہ اس قانون کو پاس کرایا جائے تا کہ کوئی بدبخت شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی نہ کر سکے اور یہ جماعت اپنے اس مقصد میں کامیابی کی طرف گامزن بھی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے مسلمانوں کے اندر جو خاموش فضا بنی تھی وہ اگر ٹوٹتی نظر آ رہی ہے اور باطل کے سامنے سینہ سپر ہونے کا جو جذبہ مسلمانوں کے اندر دوبارہ انگڑائیاں لے رہا ہے اس کا سہرا ’’رضا اکیڈمی‘‘ کو ہی جاتا ہے کہ کل تک جو بند کمرے میں کچھ بولنے کی جسارت نہیں کرتے تھے وہ آج برسر منبر علی الاعلان بولتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی باتیں برقی، طبعی اور مقامی ذرائع ابلاغ میں شائع ہوتے ہیں۔ گویا اس جمود کو توڑنے کا کام ’’رضا اکیڈمی‘‘ نے کیا ہے جو بہت ہی ضروری تھا۔ اور یہ ثمرہ ہے فقط تحفظ ناموس رسالت کا۔ حضرت سید معین میاں اور ہندوستان کے لیے علامہ خادم حسین رضوی جیسی شخصیت کے مالک حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحبان اور ان کی پوری جماعت نے عوام و خواص کے ان زبانوں کو بھی بند کیا ہے جو اہل سنت والجماعت پر انگشت نمائی کرتے تھے کہ سنی علما کچھ نہیں کرتے، حالات حاضرہ پر نہ کچھ بولتے ہیں اور نہ ہی کچھ کرتے ہیں۔ ان سب کو رضا اکیڈمی نے دنداں شکن جواب دیا ہے کہ نہیں ہم اہل سنت والجماعت اپنی قوم کی فلاح و صلاح اور اپنے نبی کی ناموس کے لیے ہر جگہ برسر پیکار ہیں۔ فرقہ پرست طاقتیں بھی حیران و ششدر ہیں کہ اب وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، سنی مسلمان مسلک اعلیٰ حضرت کا پیروکار بیدار ہو چکا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب بندہ مومن دل میں عشق رسول بسا کر کسی مہم پر نکلتا ہے تو مشکل سے مشکل معاملات بھی آسان تر ہو جاتے ہیں۔ آپ خود غور کریں کہ کیا کوئی بھی دوکان دار صرف ایک اپیل پر اپنی دوکان جو اس کے روزی روٹی کا ذریعہ اسے بند کرے گا؟ مگر تحفظ ناموس رسالت کی خاطر رضا اکیڈمی کی فقط ایک گزارش پر ممبئی کیا پورے مہاراشٹرا اور ملک کے کئی ایک صوبوں کے مختلف مرکزی شہروں میں مسلمانوں نے احتجاج درج کراتے ہوئے اپنے دوکان و کاروبار کو بند کر کے حکومت وقت کو بتا دیا

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر اور اولاد سے پیارا

ان ساری کاوشات کو اگر مستقبل کے آئینے سے دیکھا جائے تو وہ دن دور نہیں جب ہندوستانی ایوانوں میں تحفظ ناموس رسالت بل پاس ہو کر ایک حتمی قانون بن جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اسی عظیم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے رضا اکیڈمی نے تحفظ ناموس رسالت کے مختلف جہات پر مشتمل ایک خصوصی نمبر نکالنے کا ارادہ کیا جس پر جماعت اہل سنت کے مشہور قلم کار اور رضا اکیڈمی کے متحرک و فعال رکن حضرت مولانا ظفر الدین رضوی صاحب نے مجھ حقیر سے کچھ رقم فرمانے کے لیے کہا، حالاں کہ مصروفیت بہت تھے: امام احمد رضا میگزین کی اشاعت، درجن بھر مدارس و مکاتب کی ذمہ داری، خود ایک ادارہ کا مدرس، ایک نسواں ادارہ کی سرپرستی، ساتھ ہی ہر شب کہیں نہ کہیں کا بغرض تقریر دورہ۔ مگر ان سب کے باوجود میں نے قلم اٹھا لیا کیوں کہ رضا اکیڈمی کے ذمہ داران نے جس عظیم کام کی جانب پیش رفت کی ہے وہ موجودہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی صحیح معنوں میں حفاظت و صیانت ہے لہذا ہمارا اولین فریضہ ہے کہ ہم ایسے کام میں اپنے حسب استطاعت خدمات پیش کرے۔

نہ ہو ماحول سے مایوس دنیا خود بنا اپنی
نئی کشتی، نئی آندھی، نئے طوفان پیدا کر

از: صاحب علی یار علوی چترویدی
چیف ایڈیٹر: امام احمد رضا میگزین، سدھارتھ نگر

+++++++☆☆☆++++++

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 26، شمارہ نمبر 34
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبد الکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲؍ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی 9 سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰؍روپیے
مالک: عبد الغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

تحفظِ ناموسِ رسالت اور امامِ اہلِ سنّت

تحفظِ ناموسِ رسالت کی خاطر امام اہل سنت مفتی احمد رضا قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی قربانیاں نہایت وسیع اور پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی رسول اللہ ﷺ کی ناموس، عزت، عظمت، رفعت، منزلت اور بلندیِ شان کی حفاظت وصیانت میں صرف کردی اسی لیے دنیا نے آپ کو عاشق صادق اور فنافی الرسول کے خطاب سے یاد کیا۔ ذیل کی سطروں میں اعلیٰ حضرت کا عاشقانہ تعارف، امت کو عشق رسول کا درس، گستاخ رسول کے متعلق حکم، تحفظ ناموس رسالت کے لیے کوششیں، گستاخ رسول سے امت کیسے بچے، تحفظ ناموس رسالت کا درس ان عناصر کے زمرے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری قدس سرہ کو پیش کیا جائے گا۔

عاشقانہ تعارف: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے اندر عشق وعرفان کا ایسا دریا موجزن تھا کہ ہر لمحہ اور ہر آن مدحتِ سرکار میں ہی گزارنا پسند کرتے تھے اس پر آپ کے نعتیہ دیوان کا مجموعہ ''حدائق بخشش'' شاہد ہیں۔ اس کا ایک شعر نظر قارئین کرتا ہوں۔ے

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی ذات کے لیے توطعن وتشنیع اور گالی گلوج سننا رواں رکھا لیکن نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی بھی برداشت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخوں کی جانب سے نبی پاک ﷺ کی عزت وعظمت پر کیے جانے والے حملوں کا سختی سے دفاع کرتے رہے تا کہ وہ غصے میں آکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بُرا بھلا کہنا شروع کردیں جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں جس سے جہاں آپ کا عشق رسول سمجھ میں آئے گا وہیں تحفظ ناموس رسالت کا نظریہ بھی واضح ہوگا:

ان شاءاللہ العزیز! اپنی ذات پر کیے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف توجہ نہ دوں گا، سرکار ﷺ کی طرف سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزت سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی، میں توخوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، برا کہتے اور مجھ پر بہتان لگاتے ہیں، اتنی دیر محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں بدگوئی اور عیب جوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزت وآبرو عزت محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ڈھال بنی رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد: ۱۵ / ص: ۸۹۔۹۰ ملخصاً)

امت کو عشق رسول کا درس: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جہاں خود کو عشق رسول اکرم سے ہمیشہ سرشار رکھا وہیں رسول اللہ کی امت کو بھی عشق وعرفان کا جام ہمہ وقت دے دیتے رہیں۔ ایک مقام پر امت سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں:

اے عزیز! ایمان رسول اللہ کی محبت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوز جہنم سے نجات ان کی الفت پر منوط (وموقوف) ہے جو ان سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بُو اس کے مشام تک نہ آئی وہ خود فرماتے ہیں: ''لا يؤمن أحد كم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس اجمعين'' تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اس کے ماں، باپ، اولاد اور لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا، جانِ ایمان وکانِ احسان جس کے جمالِ جہاں آرا کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامہ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا کیسا محبوب؛ جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب؛ جس نے اپنے تنِ نازک پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب؛ جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب وروز گریاں وملول۔

شب کہ اللہ جل جلالہ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے۔ موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہورہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مست خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دوگز کی کملی میں دراز۔ ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب وآرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگذر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت، کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور ''رَبِّ هَبْ لِي أُمَّتِي'' فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ امتی فرماتے تھے بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، مَلِکِ قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار، دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا ''نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري'' کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت بھی محبوب غم گسار کام آئے گا ''قفل شفاعت'' اس کے زور بازوں سے کھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اتاریں گے اور سربسجود ہوکر امتی فرمائیں گے۔

یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا وعقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ متصور۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ۔ (مختصراً ''قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام ص: ۴۷۔۶۷ بحوالہ حسام الحرمین ص ۱۸۔۲۰)

گستاخ رسول کے متعلق حکم: امام اہل سنت قدس سرہ اپنی تمام عمر گستاخ رسول ﷺ کو سمجھاتے رہے اور ان کی گستاخی کو نشان زد کر کے توبہ ورجوع کا مطالبہ کرتے رہے لیکن گستاخ ٹولے نے ایک نہ سنی اور اپنی والی کرتے رہے تب جا کر آپ نے خامۂ برق بار اٹھایا اور ان کی گستاخی پر حکم شرعی لکھا اور پھر علماے حرمین طیبین سے اس پر مہر تصدیق حاصل کی۔ جو حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کے نام شائع ہوئی ہے۔ اس کا ایک اقتباس نقل کرتا ہوں جس سے گستاخوں کا حکم شرعی معلوم ہوجائے گا۔ وہ لکھتے ہیں۔: فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسین صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعوی کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور ایمان ومعرفت میں ید طولہ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلّوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منھ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کو اور اپنے پر ابلیس کی وسعت علم کا تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھادیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل ان پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا اور مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔ اور تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی۔ ان کے حق میں یوں کہتا ہے کہ۔ ان کے وسعتِ علم میں کون سی نص ہے۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد ﷺ پر کفر نہ ہوا۔ (ص: ۸۳۔۸۴)

تحفظ ناموس رسالت کے لیے کوششیں: جہاں تک سوال ہے کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نوراللہ مرقدہ نے تحفظ ناموس رسالت کے لیے کیسی کوششیں کی ہیں جو اس پر بس اتنا عرض ہے کہ آپ علیہ الرحمہ کی پوری تصنیفات اور زندگی کا ہر لمحہ ہر آن اسی کوشش کی گواہی دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایک مقام پر امام احمد رضا نے اپنے بارے یوں فرمایا ہے۔

میری زندگی کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں، بے ادبوں کا رد وابطال بھی ہے۔ تا کہ امتِ محمدیہ ﷺ ان کے فریب وعیاری میں نہ آئے۔ اوران سے دین و ایمان بچائے رکھے وہ مجھے جتنی گالیاں دے مجھے منظور ہے لیکن میرے حضور کو برائی سے یاد نہ کریں۔ (ماہنامہ معارفِ رضا بابت اکتوبر تا دسمبر ۲۰۲۱ ص: ۲۶۔۲۷)

گستاخِ رسول سے امت کیسے بچے: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے امتِ مسلمہ کو ہمیشہ گستاخوں، بے ادبوں اور ایمان وایقان کے لٹیروں سے بچنے کی تدبیر وتلقین کرتے رہے۔ اس کے متعلق آپ کی کئی تصنیفات موجود ہیں اس عنوان کے تحت سب سے سہل اور آسان کتاب تمہید ایمان اور حسام الحرمین ہے۔ ہر مسلمان کو کم از کم ایک مرتبہ ضرور ان دونوں رسائل کو بالاستعیاب پڑھنا چاہیے جس کے مطالعہ سے جہاں ایمان میں تازگی آئے گی وہیں ایمان وایقان مضبوط اور پختہ بھی ہوں گے۔ امام اہل سنت کی سنہری تدبیر ذیل میں پیش کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں: ايها المسلمون دفع نبيكم عنكم بلاء المجنون وفتنة المفتون۔ اے مسلمانو! تمہارے نبی نے تم سے مجنون کی بلا اور فتنہ انگیز کا فتنہ دور کردیا ہے)

زید بیقید کے ایسے کلمات کچھ محل تعجب نہیں مذہب وہابیہ کی بنا ہی حتی الامکان حضور سید الانس والجان علیہ وعلی الہ افضل الصلوۃ والسلام کے ذکر شریف مٹانے اور محبوبان خدا جل وعلا وعلیہم الصلوۃ والثناء کی تعظیم قلوبِ مسلمین سے گھٹانے پر ہے ''وَسَيَعْلَمُ الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون'' اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) مگر تعجب ان مسلمانانِ اہل سنت سے کہ ایسے ناپاک اقوال پر کان دھریں بہت کان کھانے والے دنیا میں ہوئے اور ہوتے رہیں گے، مسلمان صحیح العقیدہ ان کی طرف االتفات ہی کیوں کریں۔ ایسوں کا علاج حضور میں خاموشی اور غَیبت میں فراموشی اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ہر حال اپنے محبوبِ بے مثال کے ذکر پاک کی زیادہ گرم جوشی کہ مخالف خود ہی اپنی آگ میں جل بجھیں گے۔ ''قل موتوا بغيظكم إن الله عليم بذات الصدور'' (تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن میں، اللہ خوب جانتا سے دلوں کی بات۔) اس تالفہ کے رد میں اقوال ائمہ وعلما پیش کرنے کا کوئی محل ہی نہیں کہ یہ تم اپنے اعتقاد سے ائمہ وعلما کہتے ہو ان کے نزدیک وہ بھی تمھاری طرح معاذ اللہ مشرک بدعتی تھے۔ درود ومحمود میں کتب وصیغ کثیرہ کی تصنیف واشاعت انھیں نے کی تمھارے پیارے نبی محمد مصطفی دافع البلاء کو اللہ عزوجل کا خلیفہ اکبر، امداد وبخشش، ہر خشک وتر و واسطہ ایصال، ہر خیر وبرکت ووسیلہ فیضان، ہر جود ورحمت وشافی وکافی وقاسم نعمت وکاشف کرب ودافع زحمت وہی لکھ گئے جس کی تصریحات قاہرہ سے ان کی تصنیفات باہرہ کے آسمان گونج رہے ہیں۔ فقیر غفرلہ نے کتاب مستطاب سلطنة المصطفى فى ملكوت كل الورى، ۱۲۹۷ھ میں بکثرت ارشادات جلیلہ والنصوص جزیلہ جمع کئے جن کے دیکھنے سے بحمد اللہ ایمان تازہ ہو اور روے ایقان پر احسان کا غازہ تو ان کے نزدیک حقیقتاً یہ شرک وبدعت تمھیں وہی سکھا گئے آخر ان کا بانی مذہب شیخ نجدی علیہ ماعلیہ ڈنکے کی چوٹ کہتا تھا کہ ۶۰۰؍برس سے جتنے علما گزرے سب کافر تھے۔
(الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء، ص: ۴۔۵)

امام احمد رضا قدس سرہ کی اس تدبیر کو بار بار پڑھیں امام نے ہمیں نہایت اچھوتے لب ولہجہ میں بتادیا کہ اگر کوئی گستاخی کرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے ہم اپنے پیارے رسول کے ذکر جمیل کو خوب گرم جوشی اور دل جمعی سے بکثرت کریں تا کہ گستاخ اپنی موت خود مر جائے۔

تحفظ ناموس رسالت کا درس: اعلیٰ حضرت اپنے ملفوظ وصایا شریف میں لکھتے ہیں: پیارے بھائیو! لاادری مابقائی فیکم مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں۔ تین ہی وقت ہوتے ہیں بچپن، جوانی، بڑھاپا۔ بچپن گیا جوانی آئی جوانی گئی بڑھاپا آیا۔ اب کون سا چوتھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے۔ اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار محفلیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں میں ہوں اور میں آپ لوگوں کو سناتا ہوں مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں ایک تو اللہ ورسول جل جلالہ و ﷺ کی اور دوسری خود میری، تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھگادیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو! دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ کہ اللہ ورسول (جل جلالہ وﷺ) کی سچی محبت، ان کی تعظیم، ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنی توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو میں پرنے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر بھی عرض کرتا ہوں۔ (وصایا شریف ص: ۱۱۔۱۲)

نیز الملفوظ شریف میں ایک جگہ اس طرح رقم طراز ہیں: بھڑ کے کاٹنے سے ایک ذرا سی آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کہیں اسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اس کا ایک پاؤں یا پر بیکار ہوگیا ہے اور اس میں طاقتِ پرواز نہیں ہے تو اس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پیر سے مسل دیتے ہیں تو خدا ورسول وجل جلالہ وﷺ کی شان میں گستاخیاں کریں اور ان سے دشمنی وعداوت رکھیں وہ قابل رحم ہیں؟ عوام کی یہ حالت ہے کہ ذرا کسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابل رحم ہے، خواہ خدا اور سول جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دبّاغ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ذرا سی اعانت یعنی مدد کافر کی کرنا حتی کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتادے اتنی بات اللہ تعالی سے اس کا علاقۂ مقبولیت قطع یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ سے بندے کی مقبولیت کا تعلق ختم کردیتی ہے۔ (الابریز، الباب الاول، ج ۱، ص ۴۵۲)

ہاں! ذمی ومستامن کافروں کے لیے شرع میں رعایت کے خاص احکام ہیں، یہ اس لیے کہ اسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا۔ (ملفوظات اعلی حضرت، ح: ۱، ص: ۱۶۵)

ان دونوں اقوال امام کو خوب پڑھیں اور سوچیں کہ ہمارے امام نے ناموس رسالت مآب ﷺ کی حفاظت کا کیسے درس دیا ہے میرا یقین کہتا ہے کہ اگر امام اہل سنت قدس سرہ کے ان اقوال پر مسلمان عمل پیرا ہوجائے تو یقین جانیں آج جس طرح گستاخی کا دروازہ دراز ہو رہا ہے وہ ختم ہوگا اور گستاخ گستاخی کرنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچے گا کہ اگر ہم نے گستاخی کی تو مسلمان ہم سے قطع تعلق ہوں گے وہ بھی ایسے کہ وہ ہمیں کبھی پہنچانتے بھی نہیں ہے۔ یاد رکھیں انسانیت ایک دوسرے کے رحم وکرم سے ہی باقی ہے اور اگر ہم ان سے قطع تعلق کرتے ہیں تو ایک بڑا فرق پڑے گا۔

اللہ کریم امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے ان فرمودات عالیہ پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیہ والثناء۔

از قلم: محمد فیضان رضا علیمی
رضا باغ گنگٹی پو پری سیتامڑھی بہار،
نائب صدر جماعت رضائے مصطفی شاخ سیتامڑھی بہار

پیغامِ تعزیت بر شہادت مولانا حافظ وقاری ریاض الدین اشرفی علیہ الرحمہ

۱۶؍جنوری ۲۰۲۲ء بروز یکشنبہ بوقت صبح مطابق ۱۲؍جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ۔ مشہور قاری قرآن اور نعت خواں مولانا حافظ قاری ریاض الدین اشرفی راجستھانی، لندن (برطانیہ) کے قریب ایک کار حادثے میں شہید ہوگئے۔ سب سے پہلے اس حادثے کی خبر عزیزی مولانا محمد شریف نجمی اسلام پوری نے دی اور قراءتِ قرآن کی آواز بھی سنائی، میں ان کی قراءت سن کر دنگ رہ گیا کہ اتنے اچھے قاری ہندوستان میں تھے جو آج ہم سے رخصت ہو گئے ان کا پڑھا ہوا نعتیہ کلام بھی سنایا۔ کیا مدھ بھری اور موثر آواز ہے جو شعر بھی ان کی آواز میں سنیے دلوں میں اثر کرتا چلا جاتا ہے۔

اس کے بعد عمدۃ القراء جناب حافظ قاری مبارک حسین رضوی (گجرات) نے بھی ان کے بارے میں نہایت درد بھرے انداز میں فرمایا کہ حضرت قاری ریاض الدین صاحب کے چلے جانے سے ایسا لگتا ہے جیسے ہم لوگ یتیم ہوگئے۔ آپ فنی کمال کے بھی مالک تھے اور لہجے میں بھی منفرد تھے، آپ پڑھتے تو ایسا لگتا تھا کہ عرب کا کوئی بہترین قاری تلاوتِ قرآن کر رہا ہے، قاری صاحب مرحوم جماعت اہلِ سنّت کا وقار تھے، آپ نعتِ پاک پڑھتے تو سننے والا اشک بار ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ آج انٹرنیٹ کی دنیا میں ان کی دونوں طرح کی آوازوں کو محفوظ کردیا گیا ہے جس کے طفیل ہم آج بھی ان کے انداز وآواز سے محظوظ ہو رہے ہیں، عزیزی مولانا عارف رضا نعمانی (جامعہ البرکات، علی گڑھ) نے بتایا کہ ایک بار علی گڑھ آئے اور مسلم یونیورسٹی کے کینیڈی ہال میں مولانا قمر الزماں خاں اعظمی مصباحی کا لکھا ہوا نعتیہ کلام پیش کیا تو سارا مجمع عش عش کر اُٹھا، اور کہا قاری صاحب بڑے بااخلاق اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔

تیرِ قضا نے ہمارے درمیان سے ایسے قاری اور نعت خواں کو چھین لیا، ربِ کائنات ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ قاری صاحب مرحوم اپنے پروگرامات میں سودے بازی سے گریز کرتے تھے۔ اس زمانے میں یہ اخلاص، یہ دین داری اور للّٰہیت بہت ہی کم دیکھنے کو ملتی ہے، قاری صاحب کا یہ عمل ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ قاری ریاض الدین اشرفی مرحوم تحریک سنی دعوت اسلامی سے وابستہ تھے، مولانا محمد شاکر علی نوری اور مفکر اسلام مولانا قمر الزماں خاں اعظمی مصباحی سے زیادہ تعلق رکھتے تھے، اس لیے میں ان دونوں حضرات کی خدمت میں تعزیت وتسلی کے کلمات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

بقیہ صفحہ ۲ پر

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL:26, ISSUE NO: 34 DATE: 31 January to 06 February 2022. Rs.4/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

تحفظ ناموس رسالت ایک مومن کی زندگی کا نصب العین ہے

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

(باعثِ ایجادِ عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت ہی اصل ایمان ہے)(واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون)تم اللہ اور رسول" صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ؛ کے فرمانبردار ہوجاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے -:مَنْ سَبَّ نَبِیًّا فَاقْتُلُوْہُ: جوکوئی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے قتل کردیا جائے (صحیح مسلم):

محبت رسول ﷺ اور سلف صالحین کے اقوال

(ابورافع سلام بن ابی الحقیق کا عبرتناک انجام)

یہودیوں کا وہ وفد جو مدینہ طیبہ سے مکہ کے قریش اور صحرائے عرب کے دیگر قبائل کو مشتعل کرنے کے لئے آیا تھا، سلام بن ابی الحقیق اس کا رکن رکین تھا-خزرج کے نوجوانوں نے سوچا کہ اس وفد کا ایک رکن حی بن اخطب تو ہلاک ہوگیا لیکن سلام ابھی تک زندہ ہے اور اسلام کے خلاف زہر افشانی میں مصروف رہتا ہے-اگر اس کو کیفر کردار تک پہنچادیا جائے تو ایک بڑے فتنہ باز کی شرانگیزی سے اسلام محفوظ ہوجائے گا-سلام کی رہائش خیبر میں تھی اور اس کا محفوظ اپنا قلعہ تھا جس میں یہ سکونت پذیر تھا خزرجیوں نے اپنے دل میں یہ منصوبے طے کرکے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی اور اذن طلب کیا-سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی اجازت دے دی-اس سے آگے ہم اس واقعہ کو صحیح بخاری سے نقل کرتے ہیں: جب یہ دستہ قلعہ کے قریب پہنچا تو سورج غروب ہونے لگا اور لوگ اپنے مویشی ہانک کر گھروں کو لوٹنے لگے-اس دستہ کے امیر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ تم یہاں بیٹھو، میں جاتا ہوں اور قلعہ کے دربان کے ساتھ حیلہ کرکے اندر داخل ہونے کی کوشش کروں گا-جب وہ دروازہ کے قریب پہونچے تو انہوں نے چادر سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا اور اس طرح بیٹھ گئے جس طرح وہ پیشاب کررہے ہوں -جب لوگ قلعہ میں داخل ہوگئے تو بواب نے کہا اے بندۂ خدا اگر تم کو اندر داخل ہونا ہے تو جلدی کرو میں دروازہ بند کرنے جارہا ہوں -حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جلدی سے قلعہ میں داخل ہوگیا اور ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا اور سارے لوگ قلعہ کے اندر داخل ہوگئے اس نے اندر سے دروازہ بند کرلیا اور چابیوں کے گچھے کو کھونٹی کے ساتھ لٹکادیا-میں اٹھا اس چابی کے گچھے کو اٹھالیا اور قفل کھول دیا-ابورافع کا یہ معمول تھا کہ رات کو اس کی مجلس ہوتی تھی-لوگ اس میں قصے کہانیاں سناتے تھے اور موجودہ حالات پر بحث اور تمحیص کرتے تھے -جب وہ مجلس برخاست ہوئی اور لوگ گھروں کو چلے گئے تو میں اوپر چڑھا-جب میں کسی کمرے میں داخل ہوتا تو اندر سے قفل لگادیتا تاکہ ان لوگوں کو اگر پتہ بھی چل جائے تو اس سے پیشتر کہ وہ مجھے آکر پکڑلیں میں سلام کا کام تمام کردوں-جب میں اس کمرے تک پہنچا جس میں وہ رہائش پذیر تھا- میں نے دیکھا کہ چراغ بجھا ہوا ہے- ہر طرف اندھیرا ہے-مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں لیٹا ہے-میں نے بلند آواز سے کہا یا ابارافع -اس نے جواب دیا-کون ہے؟میں سیدھا اس آواز کی طرف گیا اور اس پر تلوار کا وار کیا-لیکن وہ وار کارگر ثابت نہ ہوا اس نے چلانا شروع کردیا-اتنے میں کمرے سے باہر نکل آیا اور چند قدموں کے فاصلہ پر رک گیا-پھر دوبارہ میں اس کے مددگار کی حیثیت سے کمرے میں داخل ہوا-میں نے اپنی آواز بدل لی اور کہا ابورافع یہ کیا آواز تھی-اس نے کہا، تیری ماں مرے-کوئی آدمی کمرے میں داخل ہوا ہے-اس نے مجھ پہ تلوار کا وار کیا ہے-میں پھر اس پر جھپٹا اور اس پر تلوار کا وار کیا اور تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی اور اس پر اپنا سارا زور ڈال دیا-مجھے یقین ہوگیا کہ اب اس کا کام تمام ہوگیا ہے-پھر میں وہاں سے دوڑا اور دروازوں کو کھولتا ہوا باہر نکلتا آیا -آخری سیڑھی کا مجھے خیال نہ رہا-میں نے پاؤں رکھا تو وہ فرش پر جا پڑا جس سے میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، میں نے اس کو اپنی پگڑی سے کس کر باندھ لیا-باہر نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا-میں نے کہا، اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کی موت کی تصدیق نہ ہوجائے -جب سحری کے وقت مرغ نے اذان دی تو قلعہ کی فصیل پر کھڑے ہوکر کسی شخص نے اس کی موت کا اعلان کیا تو میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا- میں نے انہیں کہا بھاگو بھاگو اللہ تعالی نے ابورافع کو ہلاک کردیا ہے-نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے سارا ماجرا بیان کیا-حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنا پاؤں آگے کرو-حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پھیرا تو وہ اس طرح درست ہوگئی گویا اسے کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی - پروردگار عالم نے فرمایا : لوگوں کو نیکیوں کا حکم دو اور برائیوں سے منع کرو-

جان ہے عشق مصطفی روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

سیرۃ الرّسول (المعروف ضیاء النبی ﷺ) جلد٤ صفحہ نمبر٧٩-٨٠-٨١ مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو دہلی

نوجوانان اہلسنت شاخ عالمی تنظیم رضا اکیڈمی
واشی ناکہ چمبور ممبئی

☆☆☆☆☆☆☆

آہ! ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی والدہ ماجدہ بھی اس دار فانی سے کوچ کرگئیں

سوگوار قلم: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین قدرت خداوندی کے تحت حیات و ممات کا سلسلہ نہایت تیزی سے جاری وساری ہے۔ جو بھی اس دنیا آب وگل میں قدم رکھتا ہے وہ اپنے مقررہ وقت کے مطابق اپنے حصے کا کام کرکے یہاں سے عالم جاودانی کی جانب کوچ ضرور کرتا ہے۔ جب یہاں انسان اس دار فانی میں آتا ہے تو اس وقت اس کے عزیز و اقارب کی خوشی ایک فطرتی عمل ہے لیکن انسان جب یہاں سے کوچ کرتا ہے اور سفر آخرت اختیار کرتا ہے تو اس وقت ہمارا ماحول سوگوار ہوجاتا ہے۔ یہ بھی ایک فطرتی عمل ہے۔ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے سرپرستوں میں جناب شیخ حمید اللہ حشمتی کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہایت نمایاں ہے۔آپ شیر بیشۂ اہل سنت علامہ محمد حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید صادق تھے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ بھی نہایت پارسا اور متقی خاتوں تھیں۔ دونوں میاں بیوی دم آخریں تک فکر رضا کے امین رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ڈاکٹر مجید اللہ قادری جیسا نیک اور صالح فرزند عطا فرمایا۔جس نے اپنی ساری زندگی کاررضا میں گزار دی۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کی خواہش پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے" کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن " پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا یہی نہیں رضویات کے حوالے آپ نے بیسیوں مقالات و مضامین اور کتابیں لکھیں ۔آپ کو نامور مشائخ عظام سے باقاعدہ اجازت وخلافت بھی حاصل ہے۔آپ کے گھر کا ماحول ایک خانقاہ کا منظر پیش کررہا ہے۔اور اسے آپ نے" خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ" کا نام دیا ہوا ہے۔ یہاں درود وسلام کی محافل ہوتی ہیں۔آپ اس وقت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے مرکزی صدر کے عہدے پر فائز ہیں۔اور فروغ افکار رضا میں منہمک ہیں۔ شام ٢٠/جمادی الاخری ١٤٤٣ھ/ ٢٤/جنوری ٢٠٢٢ء بروز پیر کو یہ نہایت روح فرسا خبر گردش کرتے ہوئے سامنے آئی کہ وہ عظیم ماں ہم سے رخصت ہوگئی ہے جس نے دنیائے رضویات کو مجید اللہ قادری جیسا نیک اور فعال فرزند جلیل عطا فرمایا تھا۔

یہ اس عظیم ماں کی تعلیم وتربیت ہی کا ثمرۂ شیریں ہے کہ ان کا بیٹا جہاد بالقلم کے محاذ پر نمایاں طور پر مصروف ہے۔جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتا ہے اس کا حق ادا کردیتا ہے۔ابھی اس نے تصنیفات رضا کا نہایت عرق ریزی سے مطالعہ کرکے ایک نہایت ایمان افروز" مجموعہ درود رضویہ" کتابی صورت میں سامنے لایا ہے۔ یقیناً یہ سب کام ایک سعادت مند بیٹے کی جانب سے اس عظیم ماں کے لئے صدقۂ جاریہ ہیں۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری سے راقم کے نہایت دیرینہ تعلقات ہیں، ٢٠١٥ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر جب فقیر مقالہ نگار کی حیثیت کراچی گیا۔تو آپ نے اس ناچیز ہیچ مدان کو اپنے گھر" خانقاہ قادریہ رضویہ مجیدیہ" میں بھی آنے کی دعوت دی ۔آپ نے نہایت پرتکلف دعوت کرڈالی اور اپنے والدین کی داستان مہر و وفا بھی میرے سامنے رکھ دے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ ہوں یہ سب میرے والدین کی تعلیم وتربیت کا نتیجہ ہے۔ رضویات پر جب بھی کوئی نئ کتاب شائع ہوتی تو بلا طلب ہی میرے والدین خرید کر میرے سامنے رکھ دیتے۔۔ اللہ اللہ ایسے عظیم والدین کا سایہ جب اٹھتا ہے تو پھر یقیناً اولاد کچھ عرصے تک سکتہ ہی میں چلی جاتی ہے۔پہلے آپ کے والد گرامی نے انہیں داغ مفارقت دیا اور اب ان کی نہایت ہی مشفق اور مہربان ماں نے بھی رخت سفر باندھ کر عالم آخرت کی راہ لی ہے۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہے جہاں جہاں بھی آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات کی خبر وحشت اثر پہنچی ہے وہاں کا ماحول سوگوار ہوکر رہ گیا ہے۔بے اختیار ان کی مغفرت کے لیے ہاتھ اٹھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمارے ممدوح کی والدہ ماجدہ کی مغفرت فرما کر ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم سب کا بھی خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہٖ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

شریک غم اور پرنم دعا گو ودعا جو گدائے کوئے مدینہ شریف احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ" خلیفۂ مجاز بریلی شریف" سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل و" ہماری آواز" مدیر اعلیٰ الحقیقہ ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی۔۔۔۔

٢٠٢١ء میں نوری مشن کی فلاحی، علمی واشاعتی سرگرمیاں

(ایک سالہ رپورٹ کے آئینے میں)

مشاہد: غلام مصطفیٰ رضوی

’’نوری مشن‘‘ کے قیام سے لے کر اب تک مختلف جہات سے کام کا دائرہ استقامت ومتانت کے ساتھ وسیع ہے۔جس کی ایک سالہ رپورٹ ہر سال پیش کی جاتی ہے۔اِس تحریر میں (جنوری تا دسمبر ٢٠٢١ء) دینی وفلاحی، علمی واشاعتی کاموں کا اجمالی جائزہ پیش کرنا مقصود ہے۔ایک سالہ مسافرت کے چند خاکے پیش ہیں: فوز وفلاح:

[ا] عید میلادالنبی ﷺ پر مستحقین میں ہر سال کی طرح ٢٠٢١ء میں بھی ٢٥٠ فوڈ پیکج (راشن کٹ) کی تقسیم عمل میں آئی۔

[٢] ناندگاؤں میں سیلاب سے متاثرہ ١٩/فیملیز کی امداد کی گئی۔

[٣] ٧٤/افراد کی انفرادی طور پر طبی، فلاحی، معاونت کی گئی۔بعض مستحقین کو جزوی تعاون پیش کیا گیا۔

[٤] عرسِ تاج الشریعہ پر گولڈن نگر پاور ہاؤس کے پاس ’’تاج الشریعہ کلینک‘‘ جاری کیا گیا۔جس کا افتتاح حضرت سید عبدالقادر جیلانی میاں نے فرمایا۔ یہاں سے بکثرت افراد شفایاب ہورہے ہیں۔اِس سلسلے میں معین پٹھان رضوی و فرید رضوی کی کاوش قابلِ ذکر ہے۔بزمِ اشاعت: ٢٠٢١ء میں ٧/مطبوعات نوری مِشن سے طبع ہوکر بلا قیمت تقسیم ہوئیں، جس کے ساتھ ہی سلسلۂ مطبوعات ١٣٣ تک جا پہنچا: [ا] دائمی تقویم (تیسرا ایڈیشن)، مرتب: مولانا تفویض رضوی [٢] مواعظِ حسنہ، از: مولانا عبیداللہ خان مصباحی [٣] فکر آخرت، از: مولانا عبدالسمیع سہارنپوری [٤] صلوٰۃ وسلام بحضور جانِ ایمان ﷺ، از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

[٥] نور کا سایہ نہیں (نَفْیُ الفَیئِ عَمَّنْ اسْتَنَارَ بِنُوْرِہٖ کُلُّ شَیئٍ)، از: اعلیٰ حضرت

[٦] کیا ہم محفل منعقد کریں؟، از: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

[٧] حضور احسن العلماء کی دینی وسماجی خدمات، از: مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری راقم کی تحریک یا شمولیت سے درج ذیل کتابیں دیگر اشاعتی اداروں سے بزمِ مطالعہ میں پیش ہوئیں: [ا] سال نامہ ’’یادگارِ رضا‘‘ شمارہ ٢٨، احقر کی ادارت میں رضا اکیڈمی ممبئی سے شائع ہوا۔ تحقیقی مقالات پر مشتمل یہ مجلہ عالمی سطح پر مقبولیت کا حامل ہے۔ جسے جہان بھر میں تحفتاً عام کیا گیا۔[٢] معارفِ اشرف الفقہاء: ٥٢٨/صفحات پر مشتمل یہ اشاعت اشرف الفقہاء مفتی محمد مجیب اشرف علیہ الرحمۃ کی خدمات کا مصفّٰی آئینہ ہے۔ جو دارالعلوم انوارِ رضا نوساری سے مطبوع ہے۔[٣] ’’صلوٰۃ وسلام‘‘ از: پروفیسر محمد مسعود احمد کا ایک ایڈیشن رضائے مصطفیٰ اکیڈمی دھرن گاؤں سے چھپا۔[٤] علامہ قمرالزماں خان اعظمی کا مقالہ ’’فاطمہ کا لال میدانِ کربلا میں‘‘ دہرہ دون سے طبع ہوا۔[٥] مجموعۂ مقالات ’’تجلیاتِ فکرِ رضا‘‘ مطبوعہ پونہ (مرتب: ڈاکٹر سعید احسن قادری) سو مقامات پر تحفتاً ارسال کیا گیا۔[٦] باسنی روشن صبحیں مہکتی شامیں، راقم کی یہ تحریر کتابی شکل میں سنی تبلیغی جماعت باسنی سے چھپی۔[٧] رمضان اور ہماری ذمہ داریاں، مولانا محمد عبدالمبین نعمانی (ہندی: مطبوعہ نوری مشن ناسک)

[٨] مخدوم سمناں کا تاریخی سفر: سمناں سے ہند تک، مفتی کمال الدین اشرفی مصباحی (ہندی: مطبوعہ نوری مشن ناسک) ترسیلِ کتب علمیہ: [ا] کتابوں کے سیٹ ٢٠٠/مقامات پر بذریعہ ڈاک ارسال کیے گئے۔[٢] عرسِ اعلیٰ حضرت پر نوری مشن کی سالانہ رعایتی اسکیم کے تحت ملکی سطح پر درج ذیل کتابوں کے سیٹ عام کیے گئے: [الف] فتاویٰ رضویہ (٣٢/جلدیں مع تخریج وترجمہ)، از: اعلیٰ حضرت [ب] فیوض الباری شرح بخاری (٧/جلدیں)، شارح: علامہ سید محمود احمد رضوی [ج] فتاویٰ مفتی اعظم (٧/جلدیں)، از: حضور مفتی اعظم [د] تصانیفِ علامہ ارشد القادری (٢٨/کتابوں کا سیٹ) [ھ] تصانیفِ مفتی جلال الدین امجدی (٢٢/کتابوں کا سیٹ) [٣] دستی طور پر سیکڑوں علمائے کرام ومشائخ عظام کی خدمت میں مطبوعات پیش کی گئیں۔[٤] فروری ٢٠٢١ء میں نوری مشن/ اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کا مطبوعہ ترجمۂ قرآن کنزالایمان رعایتی شرح میں مہیا کیا گیا۔[٥] اردو کتاب میلہ دسمبر ٢٠٢١ء میں نوری مشن اسٹال سے ١٨٠/سے زائد عناوین پر ہزاروں کتابیں نصف ہدیہ میں عام کی گئیں۔ جب کہ یہاں سے کتابوں کے اسٹاک ختم ہونے کے بعد تقریباً ٢٠٠/افراد نے ایڈوانس بکنگ کروائی۔ جنھیں بعد میں کتابیں دے دی گئیں۔اردو ترجمۂ قرآن کنزالایمان بکثرت عام ہوا۔ تحفتاً مطبوعات بھی عام ہوئیں۔بزمِ صحافت: [ا] دینی وعصری موضوعات پر ٥٠/سے زیادہ مضامین کی اشاعت شامنامہ سمیت مقامی و بیرونی اخبارات نیز ماہناموں، جریدوں اور رسالوں میں ہوئی۔ جب کہ رپورٹس، تبصرے، تجزیے، دینی سرگرمیاں علاوہ ہیں۔[٢] سوشل میڈیا کے لیے مستند مواد تسلسل کے ساتھ فراہم کیا گیا، متعدد ویب سائٹس پر مواد کی ترسیل میں معاونت کی گئی۔ متعدد رسائل سے قلمی تعاون کیا گیا۔ ایک سالہ کام کی رفتار کو ٥/فائلوں اور ١٨٥/صفحات میں سمیٹا گیا۔ خدمات کے جہات میں نوری مشن کی فعال ٹیم کی مخلصانہ کارکردگی کا بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ! اراکین، معاونین، مخلصین، محبین اور سرپرستوں کے ذوق اور ایثار کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ملک و بیرون ملک کے سیکڑوں مشائخ، سادات، علما، اسکالرز، محققین، اہلِ علم نے نوری مشن کی خدمات کو سراہا، دعاؤں سے نوازا۔ استقامت کے ساتھ مسافرت پر تہنیتی سوغاتیں نذر کیں۔ مستقبل کے عزائم اور منصوبوں کی تکمیل کے لیے دعائیں دیں۔ بالخصوص اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر کی تعمیر کی تکمیل کے لیے ان کی دعائیں مشعلِ راہ ہیں: حضور امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی (مارہرہ شریف)، جانشین تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان قادری (بریلی شریف)، حضور سید عبدالقادر جیلانی میاں (ممبئی)، مولانا سید محمد فاروق میاں چشتی مصباحی (دیویٰ شریف)، علامہ محمد ارشد مصباحی (اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، یوکے)، علامہ قمرالزماں خان اعظمی (مانچسٹر)، مفتی عاشق حسین کشمیری (بریلی شریف)، الحاج محمد سعید نوری (ممبئی)، علامہ محمد عبدالمبین نعمانی (چریاکوٹ)، مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی (کاشی پور)۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا سایہ سلامت رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

٢٠٢١ء کی ایک سالہ مسافرت میں نوری مشن کے فرید رضوی، معین پٹھان رضوی، یاسین رضا، شہزاد برکاتی، آصف رضوی، زید رضا، شاداب رضوی، عدنان رضوی، سعد رضوی، منزل بہ منزل متحرک رہے۔ یوں کارواں آگے بڑھتا گیا۔

وضو کے نشان والے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میرا حوض ایلہ اور عدن کے درمیانی مسافت سے زیادہ مسافت والا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید، اور وہ شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ولذیذ ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، اور میں (دوسرے) لوگوں کو اس سے اس طرح دور ہٹاؤں گا جس طرح آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے۔‘‘ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس روز ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں، تمہارے لیے ایک خاص نشان ہوگا جو کسی اور امت کے لیے نہیں ہوگا۔ تم میرے پاس اس حالت میں آؤ گے کہ وضو کے نشان کی وجہ سے تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔‘‘

رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ المصابیح ٥٥٦٨

☆☆☆☆☆